

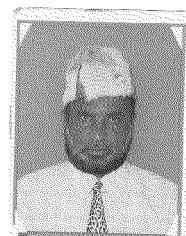
اردو زبان اول کا پاسنگ پیا کچ براۓ دہم جماعت

”منزل کا چراغ“

مصنف: ڈاکٹر حضرت بلال



منظور احمد انعامدار



سرکاری اردو ہائی اسکول مدمے بھال : ضلع بیجاپور

MANZIL KA CHIRAGH

:-Written By:-

Dr Hazrat Bilal.Manzur Ahmed.Inamdar

GOVT URDU HIGH SCHOOL MUDDEBIHAL ;

DIST:BIJAPUR

Mobile No: 9916441130

Ist LANGUAGE URDU

PASSING PACKAGE FOR SSLC STUDENTS

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

(3) عموماً شعراً پنے کلام کی ابتداء کس صنف سے کرتے ہیں؟ ج: حمد سے	(2) حمد کس لفظ سے مشتق ہے؟ ج: مدح	(1) حمد کسے کہتے ہیں؟ ج: جس نظم میں اللہ کی تعریف کی جاتی ہے۔
(6) جبیہ الوداع سبق کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ ج: رحمتِ عالم	(5) حضور نے کس ناقہ پر سوار ہو کر حج ادا کیا؟ ج: قصوا	(4) جبیہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ ج: ایک لاکھ
(9) حضور نے مرنے سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ ج: شہادت	(8) اونٹوں کو چانے والے سے مراد کون لوگ ہیں؟ ج: حضور	(7) نطبہ جبیہ الوداع کے بعد کس صحابی نے اذان دی؟ ج: حضرت بلاں
(12) اد جعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟ ج: جیلانی بانو	(11) خودنوشت کے معنی کیا ہیں؟ ج: اپنی سوانح یعنی زندگی کے حالات لکھنا۔	(10) اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟ ج: حضور نے
(15) اوس کو نسا کام انجام دیتی ہے؟ ج: اوس درختوں اور پیڑوں کو دودھ پلانے کا کام کرتی ہے۔	(14) کیا یاں کب ہنس پڑتی ہیں؟ ج: صبح کے وقت کیاں ہنس پڑتی ہیں۔	(13) بدایوں کے مشہور خاندان کا نام کیا ہے؟ ج: ٹوک والا خاندان
(18) شاعر کو کوئی عادت خلاف آدمیت گلی؟ ج: رشوت کی عادت کو شاعر خلاف آدمیت کہہ رہا ہے۔	(17) احمد نگر کی جیل میں نہہ نے کس سے اردو زبان سیکھی؟ ج: مولانا ابوالکلام آزاد سے نہہ نے اردو زبان سیکھی۔	(16) جواہر لال نہر کس زبان سے دلی لگاتھا؟ ج: جواہر لال نہر و کو اردو زبان سے دلی لگاتھا۔
(21) ہر فرداور ہر قوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟ ج: آزاد رہنا ہر فرداور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔	(20) سقراط کو زہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟ ج: کیونکہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا آدمی تھا۔	(19) شاعر اپنی بیسی کو کون کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟ ج: ناصحوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔
(24) کسی سے خطاب ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ ج: کسی خطاب ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہئے۔	(23) اہن مریم سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ ج: اہن مریم سے شاعر کی مراد حضرت عیسیٰ ہیں۔	(22) شاعر کو کس نے بے کل کر دیا؟ ج: شاعر کو اپنے محبوب نے بے کل کر دیا۔
(27) حضرت امام حسنؑ کے قدموں سے کون پٹا تھا؟ ج: حضرت امام کے قدموں سے ہر کسی کی وجہ بانوئے نیک نام لپٹی ہوئی تھیں۔	(26) شاعر فراق کی خواہش کیا تھی؟ ج: شاعر کی خواہش تھی کہ وہ جگنو بنے اور اپنی ماں کے پاس پہنچ جاؤ اور اس کی روح کو استد کھائے۔	(25) عشق نے قطرہ اور ذرہ میں کیا دیکھا؟ ج: عشق نے قطرے میں سمندر اور ذرہ میں بیباں دیکھا۔
(30) ایکشن کی کوئی میٹنگ باقی تھی؟ ج: ایکشن کی آخری میٹنگ باقی تھی۔	(29) آنکھیں کس نے دان کیس تھیں؟ ج: بھرت نارائن نے دان کیس تھیں۔	(28) شاعر فراق کو کس نے پالا تھا؟ ج: دائیوں اور کھلائیوں نے شاعر فراق کو پالا تھا۔
(33) ابتداء میں نسل آدم کو کیا آزادیاں تھیں؟ ج: ابتداء میں نسل آدم کو دنیا میں ہر طرف جہاں چاہے وہاں جانے کی آزادیاں تھیں۔	(32) مصنف کے پڑوئی کا نام کیا تھا؟ ج: لالہ کر پاشکر جی تھا۔	(31) پہلے دن مصنف کو لالہ جی نے کتنے بجے جگایا؟ ج: صبح تین بجے جگایا۔

(36) دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟ ج: اپین میں سب سے زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔	(35) زعفران کا نباتی نام کیا ہے؟ ج: کروکس سڈیاودی لیس ہے۔	(34) زعفران کا پودا کس سے اگتا ہے؟ ج: زعفران کا پودا گنٹھیوں سے اگتا ہے۔
(39) خرسونے کم عمری میں کون سافن سیکھا؟ ج: خرسونے کم عمری میں فن خطاطی سیکھا۔	(38) مجھرا پنے آپ کو کیا کہتا ہے؟ ج: مجھرا پنے آپ کوفنکار کہتا ہے۔	(37) مجھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟ ج: مجھر کی نظر میں انسان کا قاتل انسان ہے۔
(42) شاعر اقبال اللہ سے کیا چاہتے تھے؟ ج: شاعر اقبال اللہ سے عشق کی انتہا چاہتے تھے۔	(41) خرسو کے پندیدہ چھل کو نئے تھے؟ ج: خرسو کے پندیدہ چھل آم خربوزہ تھے۔	(40) خرسو کے پیر و مرشد کا نام کیا تھا؟ ج: خرسو کے پیر و مرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیا تھا۔
(45) شہر تمدن کی دھوپ کیسی تھی؟ ج: شہر تمدن کی دھوپ بہت تیز شدید تھی۔	(44) حمید الماس کے کسی ایک شعری مجموعے کا نام لکھئے؟ ج: حمید الماس کے شعری مجموعے کا نام ”بیچان کا درد“ ہے۔	(43) لفظ ”لن ترانی“ کے کیا معنی ہیں؟ ج: لفظ ”لن ترانی“ کے معنی تو مجھے ہیں ویکھ سکے گا۔
(48) مذہب کی زبان پر کون سا پیغام ہوتا ہے؟ ج: مذہب کی زبان پر صلح، دوستی اور محبت کا پیغام ہوتا ہے۔	(47) رباعی کس لفظ سے بنائے ہے؟ ج: رباعی لفظ ربع سے بنائے ہے۔	(46) بہت زیادہ قریب کا انجام کیا ہوا؟ ج: بہت زیادہ قریب کا انجام بہت دوری ہے۔
(51) رباعی میں کونے کو نئے موضوعات بیان کئے جاتے ہیں؟ ج: رباعی میں عارفانہ، فلسفیانہ، سماجی، اخلاقی، اصلاحی اور ذہنی مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔	(50) رباعی کسے کہتے ہیں؟ ج: رباعی چار مسمیں وہی نظم کو کہتے ہیں۔	(49) زمانے کی گردش کا کیا مطلب ہے؟ ج: زمانے کی گردش کا مطلب دن اور رات ہونا ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں لکھئے۔ (2 ما رس کے سوالات)

(2) درخت پھولوں کے گہنے کب پہنچتے ہیں؟ جواب: موسم بہار کی آمد ہونے پر درخت پھولوں کے گہنے پہنچتے ہیں۔	(1) بہار کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟ جواب: بہار کے موسم میں چڑیاں اتراتی، ناچتی اور گاتی پھرتی ہیں۔
(4) شاعر فراق گورکھپوری بچپن کے بہلوادے کی باتوں کو سیئن جھوٹ کیوں کہتا ہے؟ جواب: شاعر فراق گورکھپوری بچپن کے بہلوادے کی باتوں کو جیں جھوٹ اس لئے کہتا ہے کیوں کہاب اسے معلوم ہو چکا ہے جگنو ٹھکنی ہوئی را ہوں کو راستہ نہیں دکھاتے۔	(3) بہار کے آنے سے پہاڑوں میں کیا تبدیلی آئی؟ جواب: بہار کے آنے سے پہاڑ پر جبی برف پکھل کر پانی بن گیا اور وہی پانی سمندر میں جا کر مل گیا۔
(6) مصنف پدرس بخاری نے برسیلی تذکرہ اللہ کر پاشنگری سے کیا کہا؟ جواب: مصنف پدرس بخاری نے برسیلی تذکرہ اللہ کر پاشنگری سے کہا کہ امتحان کے دن قریب آئے جاتے ہیں۔ آپ سحرخیز ہیں ذرا ہمیں بھی صحیح جلد جگادیا کیجئے۔	(5) جگنو نظم میں یتیم بچے کی بے چینی کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے؟ جواب: جگنو نظم میں یتیم بچے کی بے چینی کا اظہار بڑے ہی جذباتی انداز میں کیا گیا ہے جسے پڑھ کر دل تڑپ اٹھتا ہے اور آنکھیں نہ ہو جاتی ہیں۔
(8) مصنف کو آخر کار کس طرح اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا؟ جواب: مصنف کو آخر کار اپنے بڑوی لالہ کر پاشنگری کی باتیں سن کر اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا۔	(7) دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے بڑوی نے کیا کیا؟ جواب: دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے بڑوی ان کے گھر پہنچ کر دروازے پر مگباڑی شروع کر دی اور ان کا یہ عمل تیز سے تیز تر ہوتا گیا۔

10) مصنف کو جب پتہ چلا کہ مجھ کے تین بجے ہیں تو ان کے دل نے کیا چاہا؟

جواب: مصنف کو جب پتہ چلا کہ مجھ کے تین بجے ہیں تو ان کے دل نے چاہا کہ عدم تشدد کو خیر آباد کہہ دے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کا ٹھیکہ ہم نے تو نہیں لے رکھا۔ ہمیں اپنے کام سے غرض رکھنا چاہیے۔ اور یہ پس بھجیا اور بڑھاتے ہوئے پھر سو گئے۔

9) مصنف نے لالہ جی کے سامنے صبح کی تعریف کس طرح کی؟

جواب: مصنف نے لالہ جی کے سامنے صبح کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مجھ کا سہانہ اور روح افراد قبہت اچھی طرح صرف ہوتا ہے اور صبح کے وقت دماغ کیا صاف ہوتا ہے جو پڑھو خدا کی قسم یاد ہو جاتا ہے۔ بھی خدا نے صبح بھی کیا چیز بنائی ہے۔ یعنی اگر صبح شام ہوا کرتی تو دن کیا بری طرح کثرا۔

12) سرحدوں کا جال نظم میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: سرحدوں کا جال نظم میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ جب اللہ نے دنیا کو وجود میں لایا تو اس وقت انسان آزاد تھا۔ انسان سرحدیں بنانا کر خود اپنی آزادیاں ختم کر لیا اور اپنے بنائے ہوئے جال میں پھنس گیا۔

11) پہلے دن مصنف دوبارہ تین بجے سونے کے بعد پھر کس وقت بیدار ہوئے؟

جواب: پہلے دن مصنف دوبارہ تین بجے سونے کے بعد حسپ معمول دس بجے اٹھے۔ بارہ بجے تک نہ باتھنے وہ کوششام کے چار بجے مجھ کی چائے پی کر ٹھنڈی سڑک کی سیر کو نکل گئے۔

14) ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بی کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بی کو شاعر اس طرح بیان کر رہا ہے کہ زمین پر آج انسان آڑی ترچھی لکیریں کھینچ کر دنیا کوئی حصوں میں تقسیم کیا ہے اور خود اپنے ہی بنائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گیا ہے۔

13) نسلِ آدم کو اللہ نے آزادی دی گزر میں لکیروں (سرحدوں) سے اس کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب: نسلِ آدم کو اللہ نے آزادی دی مگر انسان نے زبانی لکیروں (سرحدوں) کو کھینچ کر خود اپنے ہی بنائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گیا۔

16) زعفران میں کون کون سے کیسا وادی اجزاء پائے جاتے ہیں؟

جواب: زعفران میں مختلف کیسا وادی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اس میں گلائی کوسائیدو، کرون اور پائز کرون کے کڑوے روغن، اس کے علاوہ فاسفورس اور پوٹاشیم جیسے بعد نیات پائے جاتے ہیں۔

15) دنیا کے کوئے ممالک میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

جواب: زعفران کی کاشت دنیا کے مختلف ملکوں جن میں ایران، فرانس، ہندوستان، مرقس اور ہندوستان کے کشمیر میں ہوتی ہے۔

18) زعفران کی نشونما کے لئے کونا موسم سازگار ہوتا ہے؟

جواب: زعفران کی اچھی نشونما کے لئے اور گنٹھیوں کی افزائش کے لئے موسم بہار کی بارش مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اکتوبر، نومبر کی بارش سے زعفران کے پھولوں کی مقدار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال کی مدت تک فصل حاصل کی جاتی ہے اسی لئے زعفران کے پودے کو دائی پودا کہنے کی وجہ کیا ہے۔

17) زعفران کے پودے کو دائی پودا کہنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: زعفران کا پودا تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے۔ جس کی جڑیں گنٹھیوں کے نچلے حصے سے اگتی ہیں۔ ان گنٹھیوں کو ایک بارہ میں میں بونے کے بعد کم سے کم آٹھ سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال کی مدت تک فصل حاصل کی جاتی ہے اسی لئے زعفران کے پودے کو دائی پودا کہا جاتا ہے۔

20) شاد عظیم آبادی نے ربائی میں کوئی حقیقت بیان کیا ہے؟

جواب: شاد عظیم آبادی اپنی ربائی میں اس حقیقت کو بیان کر رہے ہیں کہ دنیا ازال سے ابد تک قائم و دائم رہنے والی ہے۔ کسی کے ہونے یانہ ہونے سے دنیا کا نظام رکنے والا نہیں۔

19) تلوک چند محروم نے ربائی میں کس بات کا پیغام دے رہے ہیں؟

جواب: تلوک چند محروم نے ربائی میں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ دنیا کا ہر نہ بنتی، حسن عمل، سچائی اور صلح جوئی کا پیغام دیتا ہے تو پھر ہمیں مذہب کے نام لڑانا نہیں چاہیے۔

22) اعجاز احسنی نے سماج کی کس برائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟

جواب: اعجاز احسنی نے سماج میں جہیز کی لعنت اور آئے دن داما دکی فرمائشوں کی برائی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

21) غیروں پر احسان کی تہبید کرنا کیوں درست نہیں؟

جواب: غیروں پر احسان کی تہبید کرنا کم ظرفی اور بزدیلی کی نشانی ہے۔ اس سے احسان مند کا دل دکھتا ہے۔

مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔ (تین مارکس کے سوالات) کوئی دو پوچھ جائیں گے

<p>(2) آغوش میں ساحل کے، کیا لطف سکوں اس کو یہ جان ازل ہی سے، پروردہ طوفاں ہے تشریح: شاعر اصغر اس میں فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو شروع ہی سے خطاوں سے کھینے کا شوق ہوتا ہے انہیں ساحل پر مزہ نہیں آئے گا۔ وہ ہمیشہ طوفاں سے کھینے کا شوق رکھتے ہیں اور ان کے حوصلے ہمیشہ بلند ہی رہتے ہیں۔</p>	<p>(1) یہ عشق نے دیکھا ہے یہ عقل سے پناہ ہے قطرے میں سمندر ہے، ذرے میں بیباں ہے تشریح: شاعر اصغر اس میں فرماتے ہیں کہ یہ انسان کے عقل کی بات نہیں ہے یہ عشق ہی کا مکمل ہے جس نے قطرے میں سمندر اور ذرے میں بیباں دیکھا ہے۔</p>
<p>(4) یہ جنت مبارک ہے زاہدوں کو کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں تشریح: شاعر علامہ اقبال اپنے حقیقی محبوب یعنی اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں کہو لوگ جنت کی خواہش و آرزو میں زہد و تقویٰ کو اختیار کئے ہوئے ہیں انہیں تری جنت مبارک ہو۔ لیکن اے میرے اللہ میں تیرا سچا عاشق ہوں مجھے صرف اور صرف تیرادیار نصیب ہو جائے۔</p>	<p>(3) ترے عشق کی انہا چاہتا ہوں مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں تشریح: شاعر علامہ اقبال اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ میری تمنا ہے کہ میں تیرے عشق کی انہا کروں۔ مگر میری سادگی کا یہ عالم دیکھ کر میں اس بات کی تمنا کر رہا ہوں جو ناممکن ہے۔</p>
<p>(6) اے شوق نظارہ کیا کیسے، نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں اے ذوقِ تصور کیا کیجئے، ہم صورتِ جاناں بھول گئے تشریح: شاعر مجاز اس شعر میں کہتے ہیں کہ دنیا کے ہنگاموں نے ہمارے دل و دماغ پر اتنا گہرا اثر ڈالا ہے کہ ہمیں محبوب کا چہرہ ابھی یاد نہیں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے دل و دماغ پر محبوب کا حسین چہرہ چھایا رہتا تھا۔ لیکن آج یہ عالم ہے کہ غم دوران کے باعث ہمارا ذوقِ تصور اسی دُورِ متاثر ہوا ہے کہ ہمارے تصور میں محبوب کی صورت بھی نہیں آتی۔</p>	<p>(5) ذرا ساتو دل ہوں، مگر شوخِ اتنا وہی "لن ترانی" سننا چاہتا ہوں تشریح: شاعر علامہ اقبال اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اے اللہ میں تیرا دنیٰ بندہ ہوں۔ میں تیرادیار چاہتا ہوں۔ مجھے تیرا جواب معلوم ہے۔ تو مجھے بھی وہی جواب دے جو تو نے حضرت موسیٰ کو دیا تھا۔ اور میں وہی "لن ترانی" سننا چاہتا ہوں۔</p>
<p>(8) یہ اپنی وفا کا عالم ہے، اب ان کی جفا کو کیا کیسے اک نشرت زہر آگیں رکھ کر، روز دیکھ گی جاں بھول گئے تشریح: شاعر مجاز کہتے ہیں کہ میں نے اپنی وفاداری بھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ مگر میرے محبوب کی بے وفائی کا میں کیا حال بیان کروں اس نے تذہریلے نشرت کو ہمارے رگ جاں کے قریب رکھا اور بھول بھی گیا۔</p>	<p>(7) سب کا تو مداوا کر ڈالا، اپنا ہی مداوا کرنے سکے سب کے تو گریباں سی ڈالے، اپنا ہی گریباں بھول گئے تشریح: شاعر مجاز کہتے ہیں کہ ہماری بد نصیبی تو دیکھئے کہ ہم نے ساری زندگی دوسروں کا علاج کرتے رہے اور خود اپنا ہی علاج کرنے سکے۔ سب کے گریباں تو سی ڈالے مگر اپنے گریباں میں جھاکنا بھول گئے اور ہماراگر گریباں پھٹا کا پھٹا ہی رہ گیا۔</p>
<p>(10) فرست کہاں کہ یاد کا ملبہ کر یہ تے کچھ لوگ آندھیوں میں گرے اور سنبھل گئے تشریح: شاعر حمید الماس اس شعر میں کہہ رہے ہیں کہ اب ماضی کے یادوں کے ملبے کو کریدنے کی فرست کے ہے۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو آندھیوں میں گرے اور سنبھل کر وہاں سے نکل گئے</p>	<p>(9) ہنگامہ زارِ عشق میں کیا کچھ نہیں ہوا پھولوں سے زم لوگ بھی پھر میں ڈھل گئے تشریح: شاعر حمید الماس اس شعر میں کہتے ہیں کہ جس عشق کو ہم نے راز میں رکھا اور دنیا سے چھپائے رکھا تو پھولوں کی مانند زم لوگ بھی پھر سے بن گئے اور ہمارے عشق کی مخالفت کرنے لگے۔</p>

شاعر اور مصنف کا تعارف جو 3 مارکس کے لئے پوچھا جائے گا۔ (کوئی دو پوچھے جائیں گے)

نمبر شمارہ	شاعر / مصنف کا نام	اصل نام	تخلص	پیدائش تاریخ	پیدائش مقام	ابتدائی و اعلیٰ تعلیم	مجموعے / کتابیں	وفات
1	ڈاکٹر صفری عالم	صغریٰ بیگم	صغریٰ	18 جنوری 1938ء	گلبرگہ	گلبرگہ	حیطہ صدف، بیت الحروف، صفت ریحان، کفِ میزان اور حناء غزل	10 مارچ 2010ء
2	سید سلیمان ندوی (V.V.Imp)	سید سلیمان		1884ء	پٹنہ، بہار	جید عالم، نقاد اور مؤرخ، محقق	رحمت عالم، حیاتِ ثبلی، سیرت عائشہ، نقوشِ سلیمانی	1953ء پاکستان
3	ماہر القادری	منظور حسین	ماہر	1906ء	کیسر کلاں (یوپی)	گھر پر حاصل کی	محسوسات ماہر، جذبات ماہر، ذکرِ جمیل وغیرہ	1978ء پاکستان
4	جوش پنج آبادی	شبیہ صن خان	جوش	5 دسمبر 1898ء	دہلی	گھر پر حاصل کی	نقش و نگار، شعلہ و شبہم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، آیاتو نغمات، عرش و فرش	1982ء کراچی پاکستان
5	اصغر گوئندوی	اصغر حسین	اصغر	1854ء	گور کھپور	گھر پر حاصل کی	نشاطِ روح
6	فرقان گور کھپوری	رخوپتی سہائے	فرقان	28 اگست 1896ء	گور کھپور	گھر پر اور ال آباد سے مکمل کی۔	روح کائنات، رمز و کنیات، غزلستان، شہمنستان، روپ، گل، نغمہ	3 مارچ 1982ء
7	زہرہ جمال (V.V.Imp)	زہرہ	جمال	1931ء	ممبئی	ممبئی
8	میرانیس (V.V.Imp)	میر برعی	انیس	1802ء	فیض آباد	فیض آباد میں حاصل کی	ان کے مرثیے پانچ چلدوں میں شائع ہوئے	1874ء
9	اطرس بخاری	سید احمد شاہ بخاری	1898ء	پشاور، لاہور اور لندن	پشاور	اطرس کے مضامین
10	دلاور فنگار	دلاور حسین	فگار	8 جولائی 1929ء	بدایوں	بدایوں اور علی گڑھ	ستم ظریفان، سماست اعمال، آداب عرض، انگلیاں فکاراً پی، از سرنو
11	علامہ اقبال	شیخ محمد اقبال	اقبال	1875ء	سیالکوٹ	جرمنی	با عَگ درا، با بِ جریل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ ججاز	1938ء
12	اسرارِ لحقِ مجاز	اسرارِ لحق	مجاز	1911ء	بارہ بنکی کے روڈی قصبہ	علی گڑھ	آہنگ	1955ء
13	حمدی الماس	عبد الجمید	ال MAS	7 دسمبر 1935ء	سگر (گلبرگہ)	سگر	پہچان کا درد، جوئے سبز، نقشِ خرابی، آخری ساعت	16 جولائی 2002ء

		جگوار اور بارہ بنکی	جگور (یوپی)	شوّق	احمد علی	شوّق قدوائی	14
.....	خیازہ، رفع دفع، زمین کے تارے، جگ جگ جیو	بھیوڈی	بھیوڈی تھانہ	کیم جون 1951ء	محمد رفیع انصاری	محمد رفیع انصاری	15
12 مارچ 2015ء کراچی	میں ساز و ہونڈتی رہی، غزال تم تو واقف ہو، شہر سخن بہانہ ہے، اور شہر درد	بدایوں	بدایوں	22 اگست 1926ء	آدا	ادا جعفری	ادا جعفری (V.V.Imp)	16
22 فروری 1952ء	غبارِ خاطر، کاروان خیال، تبرکات آزاد، مکاتب آزاد، خطبات آزاد اور قولِ فیصل	والد کی زیرِ نگرانی گھر پر حاصل کی	مکہ ممعظمه	11 نومبر 1888ء	آزاد تھا ابوالکلام لقب	محی الدین	مولا نا آزاد (V.V.Imp)	17
1869 دہلی	خطوط غالب اور دیوان غالب	گھر پر حاصل کی	آگرہ	1796ء	غالب	منزِ اللہ اللہ خان	مرزا غالب (V.V.Imp)	18

کا اصل نام ہے۔ آپ کا تخلص ہے۔ آپ سے میں
بمقام پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ آپ کی لکھی ہوئی کتابیں
ہیں۔ آپ کا انتقال بمقام میں میں ہوا۔

متن کے حوالے سے شرط کیجئے۔ جو 3 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔ (کوئی تین)

نمبر شمارہ	جملہ	ستق کا نام	مصنف کا نام	کس نے کہا	کیوں کہا
1	اے خدا تو گواہ رہنا	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضورؐ نے کہا	حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں اپنا پیغام پہنچا دیا۔ تو لوگوں نے بے شک آپ نے پہنچا تو حضورؐ نے یہ جملہ کہا
2	لوگو امن و سکون کے ساتھ، لوگو امن و سکون کے ساتھ	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	حضورؐ نے کہا	حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ حاجیوں کا مجمع مذکون کو آگے بڑھنے لگا تو حضورؐ مجھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ کہا۔
3	اگر کسی نے ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا۔	بدایوں کے شام و سحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کی کسی بات پر خوش ہو کر مرچوں کے حلوجہ کی تعریف کرتے ہوئے بچوں کو تاکید کی۔
4	اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھکتی	بدایوں کے شام و سحر	ادا جعفری	بوڑھی اماں نے کہا	یہ جملہ اماں نے بچوں کو مرچوں کے حلوجہ کے فائدے بتاتے ہوئے کہا۔

5	اردو یا ہندی کے خطوط سنسروا لے روک لیتے ہیں	جوہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	نہرو جی نے کہا	ان کی بیٹی اندر اہر خط میں اشعار کی فرمائش کی تو اس کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
6	اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔	جوہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	نہرو جی نے کہا	کانگریسی لیڈر کے زبان کے مسئلے پر کئے گئے سوال کے جواب میں یہ جملہ کہا۔
7	اردو بھل آس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔	جوہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	کانگریسی لیڈر سیمیٹھ گونداس نے کہا	پارلیمنٹ میں قومی زبانوں کی درجہ بندی کی جو فہرست پیش کی جس میں اردو زبان تھی۔ تو اس پر یہ جملہ کہا
8	یقیناً میں نے اسے موجودہ گورنمنٹ طالم ہے۔	قول فیصل	مولانا ابوالکلام آزاد	مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا	انگریزی حکومت ہندوستانیوں پر ظلم و ستم کر رہی تھی تو اس کے خلاف عدالت کے کٹھرے میں کھڑے ہو کر یہ جملہ کہا۔
9	میرا اعتقاد ہے کہ آزاد ہنار ہر قوم اور ہر فرد کا پیدائشی حق ہے۔	قول فیصل	مولانا ابوالکلام آزاد	مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا	ہندوستانیوں کے حق کے لئے مولانا آزاد نے اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے یہ جملہ کہا۔
10	بھائیو! ہم ماضی کے گھنٹروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔	درشتی	زہرہ مجال	ودیا چن جی نے کہا	لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا کہ تاریخ کو گریدنے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا
11	خدا ایک ہے ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں۔	درشتی	زہرہ مجال	مولانا فارج بنے کہا	جب انہیں یہ پتہ چلا وہ دیا چن جی اہنسا کی باتیں کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ جملہ کہا۔
12	پھر سارا دلیش ہمارے محلہ جیسا کیوں نہ بنے	درشتی	زہرہ مجال	اندوستی نے ہو چا	ودیا چن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر جمع میں بیٹھی اندوستی سوچ رہی تھی
13	آپ سحرخیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کیجھ	سویرے جو آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	مصطف نے کہا	باتوں میں بانوں میں مصنف نے اپنے پڑو سی لالہ جی سے یہ جملہ کہا
14	اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا۔	سویرے جو آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	لالہ کر پاشنکر جی نے کہا	مصنف سے اس وقت کہا جب وہ مصنف کو صبح جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔
15	مسٹر صبح میں نے آواز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا۔	سویرے جو آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	لالہ کر پاشنکر جی نے کہا	مصنف سے جب ان کی ملاقات کا لمحہ میں ہوتا ہجتو یہ جملہ کہا

مندرجہ ذیل نظمیں جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔ (کوئی ایک)

نعت

حمد

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے ، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انسان تکڑائے
پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرے تشریفِ محمدؐ لے آئے
رحمت کی گھٹائیں اہمائیں ، دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موئی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونٹوں کو چرانے کے لئے
کاتوں کو گلوں کی قیمت دی، فڑوں کے مقدار چکائے

صدائے گن سے ابد تک شباب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہے اور پہاں جواب تیرا ہے
کسی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مانگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے
ضم ترے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمایِ عشق کا ہر ایک نصاب تیرا ہے
رضا تری ہے غفور الرحیم بھی تو ہے
غصب و قہر بھی تیرا ، ثواب تیرا ہے

تفصیلی جوابات جو 4 مارکس کے لئے پوچھے جائیں گے۔ (کوئی تین)

(1) آمد بہار نظم کا خلاصہ

جواب:- شاعر شوق قد وائی اس نظم میں موسم بہار کی آمد کے خوشنا امنظراً مفظوٰر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ بہار آنے سارا ماحول بدل جاتا ہے۔ نستی ہوئی کلیاں، اتر اکر چلتی ہوئی شیم، سُرخ لباس پہنے پھول اور چڑیوں کی صدائیں گویا بہار کا اعلان ہیں۔ اس نظم میں دل لبھانے والے خوبصورت مناظر کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہوا چاروں طرف دور تک بہار کی آمد کا اعلان کرتی ہے جیسے ہی صبح کی ہوا پنکھا جھیلی ہوئی آتی ہیو کھل اٹھتی ہیں۔ اور پہاڑوں پر جمی صاف و شفاف برف پکھل کر پانی بن جاتی ہے۔ وہی پانی جا کر سمندر میں مل جاتا ہے۔ چاروں طرف پھولوں کے کھلنے سے باغوں میں خشبودار ہوا چلنے لگی ہے۔ اور سزا بھی اُگ آیا ہے۔ ہر پھول سُرخ لباس پہنے دہن کی طرح لگ رہا ہے۔ تمادر ختوں پر پھولوں کے خوشنا گہنے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر خزان پر بیت طاری ہوتی۔ اس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا ہے۔ گویا سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آگئی ہو۔ پودوں کے لئے شبنم دودھ کا کام دے رہی ہے۔ اور ایک ماں کی طرح ہوا بار بار درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔ جڑیں زمین کے اندر ہی طاق توڑ ہوتی جا رہی ہیں۔ چحن میں، جنگل میں، ہر طرف پھولوں ابزار ہیں۔ ایسا لگتا ہے گویا زمین پھولوں کے ہاروں سے لدی ہوئی ہو۔ پتہ نہیں کہ چاروں طرف روشن چاندنی ہے۔ یاتارے چمک رہے ہیں یالاے کے پھول انگاروں کی طرح دیکھ رہے ہیں۔ ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکل میں خوش نما ہیں۔ ادا کیں دربا ہیں۔ اور جن کی آواز میں نغمہ پایا جاتا ہے۔ بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہر طرف گاتی، اتراتی اور ناچتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

(2) رشتہ نظم کا خلاصہ

جواب: جوش پیچ آبادی نظم رشتہ میں سماج کے ایک مسئلہ رشتہ کو جاگر کیا ہے۔ اس نظم میں چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری اور رشتہ کا پرده فاش کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ رشتہ ایک ایسی تجارت ہے۔ جو ساری انسانیت کے خلاف ہے۔ ہر روز اخباروں میں پچھتا بھی ہے کہ یہ بری عادت چھوڑ یے۔ کیونکہ اس بری لست سے بڑھ کر کوئی اور لست نہیں۔ شاعر عذر یہ انداز میں کہتا ہے کہ ایسی نصیحت کرنے والا اور رشتہ خوری چھوڑنے والا دونوں پاگل ہیں اور ایسے ہی پاگلوں سے ہماری بستیاں بھری پڑی ہیں۔ ہاتھ میں جو چیز آ جاتی ہے اسے کوئی کھونا نہیں چاہتا۔ اگر رشتہ نہیں لے گا تو وہ کھائے گا کیا؟ اگر ہمیں قید بھی کر دیں تب بھی ہم رشت سے بازنہیں آئیں گے۔ کیونکہ یہ عادت ہمیں جزوی عشق کی طرح پڑ گئی ہے۔ اور رشتہ کے الزام میں کتنے لوگوں کو ہم قید کریں گے۔ ایک دو ہوں تو بات نہیں سارا ملک اس بری لست میں پہنچا۔

ہے۔ دنیا میں چور بازاری، لالج، مہنگائی وغیرہ اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ رائی کی قیمت پہاڑ جسی ہے۔ ہماری تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ روز مرہ زندگی کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے اٹھانا مشکل ہے۔ ایسے میں کوئی رشوت چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے تو بیکار ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جسے کوئی ریت میں کشتی چلا رہا ہو۔ شاعر کہہ رہے ہیں کہ اگر رشوت خوری کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے ظالم صنعت کاری روکیے۔ ایسے سرمایہ داروں کو روکیے جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں۔ انہیں کم تنخواہیں دیتے ہیں جب یہ ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔

(3) جوہر الوداع کے موقعہ پر دئے گئے خطبے میں حضور نے حسن معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: جوہر الوداع کے موقعہ پر حضور نے حسن معاشرت سے متعلق فرمایا۔ کہ جاہلیت کے سارے دستور اور رسم و روانہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیت کے سارے خون کے بدے ختم کر دئے گئے۔ اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون رہیجہ بن حارث کے بیٹے کے انتقامی کون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑتا ہوں۔ تمام عرب میں سودا کا روبرابر کا ایک جال بچھا تھا۔ جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کار یہودی مہاجنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں چھنسے تھے۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے۔ آج اس جال کا تاریخ الگ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے خاندان کا ناموں پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز فرمایا ”عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تمہارا حق عورتوں پر ہے۔ اور عورتوں کا تم پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاو۔ اور جو خود پہنہو وہ ان کو پہناؤ۔ آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک مہینے میں اور اس پاک شہر میں۔ عرب میں امن و امان نہ تھا۔ جان و مال کی کوئی قیمت نہ تھی۔ اس نے امن و سلامتی کا بادشاہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹی اور آدم مٹی سے بناتا ہے۔ میں تم ایک چیز چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو پھر کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ خدا کی کتاب قرآن مجید ہے۔

(4) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- جواہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگا و تھا۔ پنڈت نہرو کے والدین، نانا، نانی، اہلیہ، اور دادی سب کی مادری زبان اردو ہی تھی۔ نہرو جی جب جیل میں تھے۔ اس وقت مولانا آزاد سے آپ نے اردو زبان سیکھی۔ آپ شاعری بھی کرتے۔ یہاں تک کہ اپنی بیٹی کو خط میں اشعار لکھتے۔ نہرو جی کی اردو دوستی کا ناقابل فراموش واقعہ یہ ہے کہ جمہوری یہ ہند کی آئینی ساز اسمبلی میں زبان کا مسئلہ پر بحث پڑھ رہی تھی۔ تو ایک کانگریسی لیڈر اردو زبان کو مادری زبان ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ نہرو کو اس کی بات پر اتنا غصہ آیا کہ اسی لہجہ میں تیج کر جواب دیا کہ اردو میری دادی کی زبان ہے۔ اردو کے فروع کے لئے انہوں نے ہمیشہ کو ششیں کی ہیں۔ آپ اردو دیوبول اور شاعروں کے بے حد قریب تھے۔ اکثر مشاعروں میں صدارت اور نظامت دونوں کے فرائض نہرو جی ہی انجام دیتے تھے۔ نہرو ہندوستان کے اولین اردو دوست وزیر اعظم ہیں۔

(5) دیاچن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریب میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

جواب:- دیاچن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریب میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ”بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندو، مسلمانو، سکھو، عیسائیو اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچا بارگ درشک (رہنماء) نہیں رہا۔“ بھائیو!! ہم ماضی کے ہندوؤں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے جوان بچے روٹی روزی کو ترس رہے ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آگنی میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں۔ ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں۔ کپڑا صابن مانگ رہے ہیں۔ ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کہہ رہے ہیں۔ جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا۔ پچاس، سواور ڈیڑھ سو روپے کلو ہو گیا ہے۔ اگر ہم پر اچیں کاں کے ہندوؤں میں جا کر سنیاں لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لوکھوں کے ملیں گے۔ تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔ ایک کاں سے دوسرے کاں میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے۔“

(6) امیر خسرو کی شاعرانہ اور فنکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- امیر خسرو بچپن ہی شعرو شاعری کی طرف راغب ہوئے۔ آپ شعر بڑے اچھے ترجم سے پڑھا کرتے تھے۔ ابتداء میں خسرو سلطانی تخلص کیا کرتے تھے۔ آپ کی شاعرانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر انہیں علاء الدین خلجی کا درباری شاعر مقرر کیا گیا۔ آپ نے علاء الدین خلجی کے بیٹے مبارک شاہ کی فرمائش پر ایک مشتوی لکھی۔ جس کی تکمیل پر انہیں ہاتھی کے ہم وزن سونا دینے کا وعدہ مبارک شاہ نے کیا تھا۔ امیر خسرو مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے بھی ماہر تھے۔ انہوں نے فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امترانج سے نئے سُر ایجاد کئے۔ اس لئے وہ مختلف سُر ووں کے موجودہ کھلائے۔ کہا جاتا ہے کہ قوائی کی موجودہ طرز

نہیں کی ایجاد ہے۔ آله موسیقی ستار (سی تار) کی ایجاد کا سہرا انہی کے سر ہے۔ موسیقی کی مہارت سے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے۔ ایک بار موسیقی کے مقابلہ میں انہوں نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار گوپال کو شکست دے کر ”ناٹک“ کا مرتبہ حاصل کیا۔ یہ منصب موسیقی کے فن میں ماہر استاد کو دیا جاتا تھا۔

7) امیر خسر و کو و عظیم تہذیبیوں کے درمیان ایک پل کیوں کہا گیا؟

جواب:- امیر خسر و کو و عظیم تہذیبیوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی ہر چیزوں سے انہیں محبت تھی۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رچ بس گئے تھے۔ جیسے ستار کی تارسر۔ ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ”جنتِ عدن“ کی سی تھی۔

4) امیر خسر و کو قوی تیکھتی کا پیامبر کو کہا جاتا ہے؟

جواب:- امیر خسر و کو قوی تیکھتی کا پیامبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں ترجیح دیتے تھے۔ خسر و کا خیال تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ وہ چاروں دیدوں میں بیان کئے گئے تھائی و معارف کی باقتوں کا احترام کرتے تھے۔ وہ ہندوستانی زبانوں کی خوبی بدرکھتے تھے۔ اور یہاں کی قدیم زبان سندرکرت کو علوم و فنون کا خزانہ مانتے تھے۔ ان کی وطن پرستی کی مثال شاید ہی ملے۔ وہ سچے وطن پرست تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے آگے ترکستان اور روم کو بھی یقین سمجھا۔ وہ اپنے آپ کو ہندوستانی تُرک کہا کرتے تھے۔ ان کی سانسوں میں وطن کی مشی کی خوبیوں کی تھی۔

کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔ جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔ تعلیم نسوان

علم ایک بیش بہادر دولت ہے۔ جس کا ہر شخص محتاج ہے۔ خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ دنیا میں وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جس کے تمام مردوں عورت

زیور علم سے آ راستہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ علم کے بغیر دنیا اور دین کا کام بھی خاطر خواہ طور پر انجام نہیں دیا جاسکتا۔

مردا اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پیسے ہوتے ہیں۔ گاڑی صرف ایک پیسے سے کبھی نہیں چل سکتی۔ بلکہ منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچنے کے لئے دونوں پیسیوں کا مضبوط ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر کسی پرندے کا ایک بازو ڈوٹ جائے تو وہ صرف ایک بازو سے پرواز نہیں کر سکتا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ایک فرمان سے علم کا حاصل کرنا مسلمان مردا اور عورت دونوں پر فرض ہے۔

بزرگوں کا قول ہے کہ ماں کی گود پیسوں کی پہلی درس گاہ ہے۔ اگر ماں تعلیم یافتہ، سلیقہ شعار ہوگی تو اس کی اولاد بھی مہذب اور شائستہ ہوتی۔ کیونکہ بچے کا زیادہ وقت ماں کی صحبت میں گزرتا ہے۔ اور ماں کی عادات و اطوار کا اس پر گہر اثر پڑتا ہے۔ جاہل ماں کے عادات کو تباہ کر دیتی ہے۔ جب کہ پڑھی لکھی ماں اپنے بچے کی تربیت کا خیال رکھتی ہے۔ اس کی خاطر خواہ نرگانی اور دیکھ بھال کرتی ہے۔ اور اس کے دل و دماغ کو عمده خیالات کا مرکز بناتی ہے۔ یہی بچے آگے چل کر ملک و قوم کے لئے سرمایہ خرچاتا ہوتے ہیں۔

اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ اپنی خوش اخلاقی اور سلیقہ مندی سے گھر کو جنت کو نمونہ بنادے گی۔ بعض لوگ عورتوں کو صرف دینی تعلیم ہی دلانے کے حرامی ہیں۔ ان کے خیال میں اعلیٰ تعلیم یافتہ رکیاں فیشن پرست اور فضول خرچ ہوتی ہیں۔ فرائض خانہ داری سے کتراتی ہیں۔ اور سیر و تفریح کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قصص تعلیم کا نہیں بلکہ تربیت اور غیر موزوں ماحول کا نتیجہ ہے۔ اس لئے عورتوں کا تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

جہاں تک فطری صلاحیتوں کا تعلق ہے۔ عورت مرد سے کسی بھی طرح کم تر نہیں ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پڑھنے کے رضیہ سلطانہ، نور جہاں، چاند بی بی، ملکہ و کٹوریہ نے اپنے اپنے عہد حکومت میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ جو بڑے بڑے مرد حکمران بھی انجام نہ دے سکے۔ قدرت نے جو فطری خوبیاں ان کو عطا کی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اسے تعلیم یافتہ بانا نہایت ہاں یہ ضروری ہے کہ مردوں اور عورتوں کی تعلیم کا نصاب الگ الگ اور ان کی ضرورتوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عورت اور مرد کا دائرہ عمل قدرتی طور پر ایک دوسرے سے جدا جادا ہے۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی

مہنگائی کی مارکاشدید احساس یا تو گھر بیل یا عورتوں کو ہوتا ہے۔ یا پھر غریب انسانوں کو۔ اس دور میں تو مہنگائی کا احساس ہر آدمی کو ہونے لگا ہے۔ اسی لئے یہ باتیں ملک بھر میں ہوتی ہیں۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی عوام اور سرکار دونوں کی فکر کا باعث بنتی ہے۔ ماہر معاشیات کا کہنا ہے کہ کسی بھی ملک کے ترقی پذیر معاشی نظام میں کم یا زیادتی مہنگائی ضرور بڑھتی ہے۔ لیکن مہنگائی سے پریشان عوام کو اس بات سے تسلی نہیں ہوتی ہے۔ آزادی سے پہلے دیکھے گئے خواب آزادی پانے کے بعد پورے نہیں ہوئے۔ اس وقت ملک کے لوگ یہ سوچتے تھے کہ اس ملک سے انگریزوں کے چلنے کے بعد ملک میں عوام کی حکومت ہوگی۔ لیکن عوام کا یہ خواب ٹوٹ گیا۔ 67 سال سے زائد وقت بیت گیا۔ مگر بھارت میں غربی اور بے روزگاری بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ لوگ مفلسی اور مایوسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر غریب روز بروز اور بھی غریب اور امیر دن بدن ارجھی امیر ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں غربی گھر کرتی جا رہی ہے۔

سوچنے پر اس کی بہت سی وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔ آزادی آئی تو ملک کے دو گلوے ہو گئے۔ بہت بڑے پیانے پر آبادی کی اولادی ہوئی۔ خون کی ندیاں بھیں۔ زمین لاشوں سے لپٹ گئی۔ کروڑوں لوگوں کو پھر سے بسانا پڑا۔ عینئی آزادی سنبھالتے سنجھاتے پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے اور منظم کرنے میں ملک کو بھاری قیمت چکانی پڑی۔ سرکار کا بھاری خرچ کرنا پڑا۔

یہ زخم ٹھیک سے بھرا بھی نہیں تھا کہ پاکستان نے 1947ء میں شمشیر پر حملہ کر دیا۔ نتیجہ سامنے ہے کشمیر نا سور بنا گیا۔ اس سے سرکار کا خرچ اور بھی بڑھ گیا۔ 1962ء میں چین نے حملہ کیا۔ 1965ء میں پاکستان نے پھر زور آزمایا۔ بڑی طرح پٹ جانے کے بعد وہ چپ نہیں بیٹھا۔ 1970-71ء میں پاکستان کے شہابی بگال سے ایک کروڑ پناہ گزین کو بھارت میں دھکیل دیا گیا۔ 1971ء میں پاکستان سے پھر جنگ اور اس کے نتیجے میں آزاد بگلہ دیش کا سورج طلوع ہوا۔ لیکن اس سے ہمارا معاشی نظام بڑی طرح سے متاثر ہوا۔ اس طرح معلوم یہ ہوا کہ آزادی کے بعد ہمارا ملک کئی آزمائشوں سے گزرنا۔ اور ملک کی عوام نے آزمائشوں کے باوجود اپنی بے مثال بہادری کا ثبوت دیا۔

ضرور ہی آزادی کے بعد ملک نے زیادہ سے زیادہ ترقی کی ہے۔ اور وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔ پھر بھی اس ترقی کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی شکلیں برقرار ہیں۔ ترقی کے فائدے کو ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی نگل جاتی ہے۔ آج بڑھتی ہوئی آبادی ملک کا سعین مسئلہ ہے۔ اور ملک کا مستقبل اس کے انتظام پر منحصر ہے۔ آبادی کے روز بروز اضافے گھر گھر میں افلس (غربی) کو جنم دیا ہے۔ مفلسی کی وجہ سے بے ایمانی میں اضافہ ہوتا گیا ہے۔ مفلسی کی وجہ سے اور پرستے نیچے تک اور نیچے سے اوپر تک رشتہ کاران ہو گیا ہے۔

روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں آسمان کو چھوڑ ہی ہیں۔ حکومت کی کپڑ ڈھیلی ہونے کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پانا نمکن ہو گیا ہے۔ کوئی بھی اپنے روز کے خرچوں میں کتنی بھی کٹوٹی کرے کوئی کتنا من مارے مہنگائی کی لعنت پھیلائے جا رہی ہے۔ لوگوں کا سکھا اور سکون اس کے پیٹ میں سامائے جا رہی ہے۔ مارڈا الاطام مہنگائی نے! خدا جانے یہ حالت کب بد لے گی۔

بے روزگاری کا مسئلہ

کسی نے کہا ہے۔ ”مصیبت کبھی تھا نہیں آتی۔“ بے روزگاری بھی ایک لعنت ہے۔ جو اپنے ساتھ دوسری بہت سی مصیبتوں لے کر آتی ہے۔ بے روزگاری، مفلسی، بھوک اور بیماری کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ان کا اثر ایک طرف تو بے روزگار ارشاد اور کنبے کے تمام افراد کی جہالت، بدهالی اور پریشانی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ دوسری طرف بے روزگاری اور غربی کی وجہ سے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ عصمت فروشی، چوری، ڈاکزنی، بے ایمانی کے واقعات کا جائزہ لینے سے پہنچتا ہے کہ ان جرام کا ایک بڑا سبب بے روزگاری اور مفلسی ہوتی ہے۔

بے روزگاری کے انفرادی اور سماجی نقصانات کے علاوہ سب سے بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ بے روزگاری کا اثر ملکی ترقی کی راہ میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ دنیا کی نظر میں وہ ملک پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ جو اپنے باشندوں کی ایک بڑی تعداد کو نو کریاں بھی فراہم نہیں کر سکتا۔ تعلیم یا فتنہ نوجوانوں میں بے روزگاری کا مطلب ہے ملک کے تعلیمی منصوبوں سے جو ملکی ترقی اور فائدہ ہونا چاہیے تھا وہ سب بے کار اور ضائع ہو رہا ہے۔

آزادی ملنے کے بعد سے ہندوستان میں صنعتی ترقی کی رفتار بہت تیز رہی ہے۔ ملک میں نئے نئے کارخانے اور صنعتیں وجود میں آئی ہیں۔ بڑی بڑی

صنعتوں کی وجہ سے چھوٹی صنعتوں میں کمی ہوئی ہے۔ اور بہت سے کارگیر بے روزگار ہو گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ جہاں جہاں صنعتی انقلاب آیا ہے۔ وہاں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو بے کاری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جو کام بہت سے کارگیر گھنٹوں میں کرتے تھے۔ مشینیں اس کام کو منشوں میں کرتی ہیں۔ اور زیادہ خوب صورتی سے کرتی ہیں۔ مشینیں جہاں بہت سے آدمیوں کو بے کار کرتی ہیں۔ وہاں طرح طرح کے نئے کام بھی مہیا کرتی ہیں۔ ملک میں خوشحالی لاتی ہیں۔ اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرتی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں صنعتی انقلاب کے فائدے اتنے نمایاں نہیں ہوئے جتنے ان کے نقصانات۔ صنعتی ترقی سے بہت کم لوگوں کو روزگار ملا۔ اور بہت بڑی تعداد کو بے روزگاری کا منہود یکھنا پڑا۔ اس کی شاید یہ وجہ تھی کہ صنعتی انقلاب کے لئے ملک پوری طرح تیار نہیں تھا۔

صنعتی زندگی دور سے دیکھنے میں بہت پُر کشش اور نگینے نظر آتی ہے۔ دور دور کے دیہاتوں اور قبیلوں میں لوگ شہری زندگی کا ذکر بڑی دلچسپی اور شوق سے سنتے ہیں۔ بہت سے لوگ آسمان سے با تین کرنے والی عمارتوں، سینما، ناچ گھر، ریل، موڑ، ہوٹل، اور تفریح گاہوں کے شوق میں گاؤں چھوڑ کر شہر کی نوکری کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بہت سے بڑے کارخانوں کا ذکر سن کر روپیہ کانے کی ڈھن میں شہر میں آبنتے ہیں۔ لیکن جب کلام تلاش کرنے والے زیادہ اور نوکریاں کم ہوں تو بے روزگاری بڑھتی ہے۔

یہی حال تعلیم کا بھی ہے۔ آزادی سے پہلے ملک میں صرف پانچ بڑی یونیورسٹیاں تھیں۔ لیکن آج ان کی تعداد سو کے قریب ہے۔ کالجوں اور اسکولوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے۔ وہ اور بھی کہیں زیادہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر سال جتنے طلباء پڑھ کر نکلتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم کو نوکریاں مل پاتی ہیں۔ اور بیشتر نوجوان نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ بے روزگار نوجوانوں کی تعداد میں ہر سال کمی کی وجہ اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ روز بروز زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس صورتِ حال کی ایک بڑی ذمہ داری موجودہ تعلیمی پالیسی پر بھی ہے۔ ہماری بیشتر تعلیمی محض نصابی ہو کر رہ گئی ہے۔ جو کہ عملی زندگی اور مختلف پیشیوں میں کوئی فائدہ یاد رکھنے کی وجہ سے بہت سی ڈگریاں نوکری کے حاصل کرنے میں مددگار نہیں ہوتیں۔

آج کل ملک میں انجینئروں کی بے روزگاری کا مسئلہ بھی کافی اہم ہے۔ بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے ملک کو اپنی صنعتی اور تعلیمی پالیسیوں پر دوبارہ غور کرنا چاہیے۔ صنعتی ترقی کا مطلب صرف نئے نئے کارخانے کھول دینا ہی نہیں بلکہ ملکی خوشحالی بھی ہے۔ ملک میں بہت سی ایسی صنعتوں کے امکان موجود ہیں جو ملک کے تمام بے روزگار لوگوں کو روزگار فراہم کر سکتے ہیں۔ تعلیم کو صنعتی اور ملکی ضروریات کے لحاظ سے شکل دینا چاہیے۔ تاکہ جو لوگ تعلیم حاصل کر کے نکلیں۔ وہ ملک کے لئے کارآمد ثابت ہو سکیں۔ تعلیم میں فنی اور عملی صلاحیتوں پر زیادہ زور ہونا چاہیے۔ اور صرف انھیں لوگوں کو اعلیٰ تعلیم دینا چاہیے۔ جن میں واقعی اس کی صلاحیت ہو۔ باقی لوگوں کو زراعت، تجارت یا دوسرے فنون کی تربیت دینا چاہیے۔ تاکہ وہ آئندہ زندگی میں اپنے خاندان اور ملک کے دوسرے لوگوں پر بوجھنے نہیں بلکہ اپنی روزی خود کام کیں۔

خط جو 5 مارکس کے لئے پوچھا جائیگا۔

(2) ہیڈ ماسٹر کے نام چھپی لکھ کر T.C. طلب کیجئے

خدمت: اسد۔ اتح۔ انعامdar

سرکاری اردو ہائی اسکول

محبوب غردمے بہال

مضمون: آگے تعلیم جاری رکھنے کے لئے T.C. چاہیئے۔

محترم ہیڈ ماسٹر صاحب میں اسد انعامdar دهم جماعت کا طالب علم ہوں۔ میں نے بہال سے دہم جماعت کی امتحان اول درجے سے کامیابی حاصل کی ہے۔ پی۔ یو۔ کاٹ میں داخلہ لینے کے لئے مجھے T.C. چاہیئے۔ میرے ذمہ اسکول کی کوئی فیس باقی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کتاب لائبریری سے میں نے لی ہے۔ برائے کرم مجھے میری T.C. دیں تو عین نوازش ہو گی
فقط آپ کا نیاز مند

اسد۔ اتح۔ انعامdar

رول نمبر 01

دہم جماعت

تاریخ: 31 مئی 2017

مقام: مدنے بہال

(1) اپنے دوست یا سہیلی کے نام خط لکھئے جس میں اپنی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔

از: اوابیان انعامdar

حوالی محلہ: بجا پور

موئیخ: 30 جنوری 2017ء

نیزے عزیز دوست

اسلام و علیکم

میں بہال اللہ کے فضل و کرم سے نیزیت سے ہوں امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے۔ کافی دن ہوئے ملاقات بھی نہیں اور نہ ہی تمہارا کوئی خط آیا۔
اگلے ہفتہ بروز اتوار میر اسالگرہ ہے اور سب دوست و احباب اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ اسی بھانے نیزی سالگرہ بھی بڑے ہی دھوم سے منانے کا طے پایا ہے۔

اس لئے تمہیں اپنے گھر آنے دعوت دے رہا ہوں۔ ضرور ضرور شرکت کرنا۔
گھر کے تمام افراد کو میر اسلام سنانا۔ باقی کی باتیں سالگرہ کے دن پر کریں گے۔

فقط تمہارا دوست

اویس

خدمت: فرحان شیخ

نزدار دوپاکھری اسکول

پرانی داٹڈیلی؛ تعلقہ: ہلیال

ضلع: شمالی کیرنا 581325

اردو قواعد

حصہ نظر

1) جملہ اور مضمون فویٰ کے متعلق سوالات

<p>2) جملے کے حصے کتنے ہیں اور کونے ہیں؟ جواب: جملے کے دو حصے ہیں۔ ۱) مبتدا ۲) خبر</p>	<p>1) جملہ کسے کہتے ہیں؟ جواب: الفاظ کا وہ مجموع جس سے کچھ معنی و مطلب نکلتے ہوں۔ جملہ کہلاتا ہے۔</p>
<p>4) صورت کے لحاظ سے جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: دو فتمیں ہیں ۱) مفرد جملہ ۲) مرکب جملہ</p>	<p>3) معنی کے لحاظ سے جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: دو فتمیں ہیں ۱) جملہ خبریہ ۲) جملہ انشائیہ</p>
<p>6) مرکب جملہ کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ دو یادو سے زیادہ مفرد جملوں سے بنتا ہو۔ اسے مرکب جملہ کہتے ہیں۔</p>	<p>5) مفرد جملہ کسے کہتے ہیں مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ جس میں صرف ایک مبتدا اور ایک خبر ہو۔</p>
<p>8) جملہ خبریہ کسے کہتے ہیں؟ جواب: "جملہ خبریہ ایسے جملے کو کہتے ہیں۔ جو کسی واقعے، کیفیت یا صورتِ حال کی خبر دے۔"</p>	<p>7) جملہ انشائیہ کسے کہتے ہیں؟ جواب: جملہ انشائیہ وہ ہے۔ جس میں کہنے والے کے خیال، اس کی خواہش یا جذبہ کا اظہار ہو۔</p>
<p>10) مرکب جملے کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: مرکب جملے کی دو فتمیں ہیں ۱) مرکب مطلق، ۲) مرکب ملتف</p>	<p>9) مفرد جملہ کی فتمیں کتنی ہیں اور کونی ہیں؟ جواب: دو فتمیں ہیں ۱) جملہ اسمیہ ۲) جملہ فعلیہ</p>
<p>12) جملہ اسمیہ کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ جس میں مبتدا اور خبر دونوں اسم ہوں۔ اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے۔ مثال: احمد نیک لڑکا ہے۔</p>	<p>11) جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ جملہ جس میں مبتدا اسم ہو، اور خبر فعل ہو اسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ مثال: نظیر آ رہا ہے۔</p>
<p>14) مرکب ملتف کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟ جواب: ملتف وہ مرکب جملہ ہے۔ جس میں ایک جملہ اپنے معنی کے الہام کے لئے دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔ یا ایسا جملہ جس کا ایک جزا اصلی (پہلا جملہ) اور دوسرا اس کے تابع ہو۔ جب تک تابع جملہ (دوسرا جملہ) پڑھانہیں جاتا۔ اصلی جملے کا مطلب واضح نہیں ہوتا یہ جملہ ملتف کہلاتا ہے۔</p>	<p>13) مرکب مطلق کسے کہتے ہیں اور اس کی فتمیں کتنی ہیں؟ جواب: ایسے دو جملے سے بننے ہیں۔ جو اپنی جگہ مکمل ہیں۔ اور پورا پورا معنی دے رہے ہیں۔ ان کو الگ الگ بھی پڑھیں۔ جب بھی یہ اپنا مکمل مفہوم دیتے ہیں۔ ان میں ہر مفرد جملہ برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں دو جملے حرف عطف یعنی "او" کے ذریعے سے ملے ہیں۔ ایسے جملے کو مرکب مطلق کہتے ہیں۔ اس کی چار فتمیں ہیں۔ ۱) اصلی، ۲) تردیدی، ۳) استدرائی، ۴) سنبی</p>
<p>مثال: ۱) وہ لڑکا جوختی تھا کامیاب ہو گیا۔ ۲) وہ کتاب جو آپ دھونڈ رہے تھے میز پر ہے۔</p>	

<p>16) تردیدی کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: ایسا جملہ ہے جس میں ایک جز (پہلا جملہ) دوسرے جز (دوسرے جملہ) کی ضد ہو۔ ان کے درمیان حرف تردید یعنی ”ونہ“ کا استعمال کیا جائے تو وہ تردیدی جملہ کہلاتا ہے۔</p> <p>مثال:- ۱) پہیز کرتے رہو ونہ مرض بڑھ جائے گا۔</p> <p>۲) سمجھ کر کام کیا کرو ونہ ناکام ہو جاؤ گے۔</p>	<p>15) مصلی کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: ایسا جملہ ہے جس میں دو جملے حرف عطف کے ذریعے ملیں۔</p> <p>مثال: ۱) طلباء کام اسکول جانا اور علم حاصل کرنا ہوتا ہے</p> <p>۲) بھرت نارائن نے ساری زندگی تاریخ پڑھی اور پڑھائی تھی</p>
<p>18) جملہ سمجھی کے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: ایسا مرکب جملہ جس کے دوسرے حصہ میں سبب وجہ یا نتیجہ کا ذکر ہو۔</p> <p>مثال:- ۱) گواں کی عادتیں اچھی ہیں مگر نینت اچھی نہیں۔</p> <p>۲) اس کی بات تو ٹھیک ہے مگر روایہ غلط ہے۔</p> <p>۳) جابر کے کہنے کا انداز اچھا ہے مگر آواز صحیح نہیں ہے۔</p>	<p>17) بہماں سندرا کی کے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: استدرا کا ماحصلہ میں دو باتیں کہی جاتی ہیں۔ دوسری بات یا تو پہلی بات کے خلاف ہوتی ہے۔ یا سے محدود کرتی ہے۔ یا اس کی توسعہ کرتی ہے۔</p> <p>ایسا مرکب جملہ جس کے دو حصے ہوتے ہوں۔ اور معنی کے اعتبار سے دوسرا حصہ پہلے حصے کے خلاف ہو یا پھر اس کی توسعہ کرے۔</p> <p>مثال: ۱) وہ بڑی بڑی باتیں تو کرتا ہے کام نہیں کرتا۔</p> <p>۲) آمیٹھے ہی نہیں بلکہ ستے بھی ہیں۔</p>
<p>20) ”حکم“ (امر) کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔</p> <p>مثال:- ۱) قلم لاو۔</p> <p>۲) جو سزادی جاسکتی ہے بلا تامل دے دو۔</p>	<p>19) جملہ انشائیہ کی قسمیں کتنی ہیں؟</p> <p>جواب: 12 قسمیں ہیں۔</p>
<p>22) ”استفہام“ کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں سوال کیا گیا ہو۔</p> <p>سوالیں الفاظ: کون، کب، کیسے، کسے، کیوں، کیا وغیرہ</p> <p>مثال:- ۱) تم دھارواڑ سے آئے۔ ۲) تم نے آج کھانا کیوں نہیں کھایا؟</p>	<p>21) ”نہی“ کے کہتے ہیں؟ مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں کسی کام کا انکار کیا گیا ہو۔</p> <p>مثال:- ۱) کم نہ تو لو۔</p> <p>۲) شور نہ کرو۔</p>
<p>24) ”تحسین“ کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں تعریف کا اظہار کیا گیا ہو۔</p> <p>شباش، سبحان اللہ، ما شاء اللہ، واه، مرجب، جزاک اللہ، کیا خوب، کیا بات وغیرہ وغیرہ</p> <p>۱) شباش تمہارا کام بہت مدد ہے۔ ۲) ما شاء اللہ کیا خوب صورت چیز ہے۔</p>	<p>23) ”تجب“ کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں انہمار تجب ہو۔</p> <p>تجب کے لئے الفاظ: اللہ اللہ، ارے، ایں، ائی، ائی، ائی ایسا ایسا،</p> <p>مثال:- ۱) اللہ کیا ہو گیا۔</p>
<p>26) ”تمنہ“ کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ جملہ جس میں کسی خواہش یا تمنا کا اظہار ہو۔</p> <p>۱) کاش میں کامیاب ہوتا۔</p> <p>۲) کاش! آج ہم میں کوئی سفر اطھیساچا اور آزاد جیسا ہوتا۔</p>	<p>25) ”تنیہہ“ کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟</p> <p>جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں تنیہہ کی گئی ہو۔</p> <p>تنیہہ: خبردار، نصیحت، تاکید، دیکھو، سنو، ہوں ہوں وغیرہ وغیرہ</p> <p>۱) خبردار! دوبارہ ایسا ملت کرنا۔</p> <p>۲) ہوشیار! ایسا نہ کرنا۔</p>

<p>(28) ندا کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟ جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں آواز دی گئی ہو۔ ندا: آواز، صدا، ندا کے الفاظ:- ارے، اے، وہ، اجی، جی، جناب، محترم، محترمہ 1) لوگو! من و سکون کے ساتھ، لوگو! من و سکون کے ساتھ۔ 2) خداوند گواہ رہنا۔</p>	<p>(27) عرض کے کہتے ہیں۔ مثال دیجئے؟ جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں درخواست یا عرضی کی گئی ہو۔ عرض: Request گذارش، عرض کے لئے الفاظ:- ازراہ کرم، برائے کرم، برائے مہربانی، مہربانی Please 1) تم اپنا وقت یوں ضائع کرو۔ 2) مہربانی فرما کر میرا کام کر دیجئے۔</p>
<p>(30) شرط کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟ جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں شرط رکھی گئی ہو۔ 1) اگر تم محنت کرتے تو کامیاب ہو گئے ہونے۔ 2) اگر تم صحیح وقت پر آتے تو تمہیں بس مل جاتی۔</p>	<p>(29) تاسف کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟ جواب: وہ انشائیہ جس میں افسوس کا اظہار کیا گیا ہو۔ TASF: افسوس، بُرُث، بیچتاوا، ہائے، اُف، افسوس 1) افسوس! عمر را یگاں گئی۔ 2) اُٹ! یہ کرمی بہت زیادہ ہے۔</p>
<p>(32) مضمون کے کہتے ہیں؟ جواب: مضمون ایک ایسی تحریر ہے جس میں کسی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔</p>	<p>(31) قسم کے کہتے ہیں مثال دیجئے؟ جواب: وہ انشائیہ جملہ جس میں قسم کا اظہار کیا گیا ہو۔ قسم کے لئے الفاظ:- قسم خدا کی، بند، للہہ، امال قسم، قسم کے ترکیب کی قسم 1) واللہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔ 2) قسم خدا کی میں نے دروازہ نہیں توڑا۔</p>
	<p>(33) مضمون کے کتنے بوجو (ھتے) ہیں لکھئے۔ جواب: مضمون کے تین بوجو ہیں۔ 1) تمہید، 2) نفس مضمون، 3) خاتمه</p>

حُشْم

اصنافِ حُشْم اور اجزاءِ غزل

<p>(2) نعت کے کہتے ہیں؟ جواب: وہ نظم جس میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ اسے حمد کہتے ہیں۔</p>	<p>(1) حمد کے کہتے ہیں؟ جواب: جس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ اسے حمد کہتے ہیں۔</p>
<p>(4) نظم کے کہتے ہیں؟ جواب: نظم وہ منظوم کلام ہے جس میں کوئی خیال یا موضوع کو ترتیب و تنظیم کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔</p>	<p>(3) نظم کے لغوی معنی کیا ہیں؟ جواب: پُر دُنا</p>
<p>(6) پابند نظم کے کہتے ہیں؟ جواب: پابند نظم مصرع یکساں ہوتے ہیں اور ارکان مساوی رہتے ہیں اور اس میں ردیف و قوانی کی پابندی کی جاتی ہے۔</p>	<p>(5) آزاد نظم کے کہتے ہیں؟ جواب: آزاد نظم وہ ہے جس کے مصرعون میں ارکان گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں اور یہ ردیف و قوانی کی پابندی سے آزاد ہوتے ہیں۔</p>

<p>8) مرثیہ کی فرمیں کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟ جواب: مرثیہ کی دو فرمیں ہیں۔ ۱) شخصی مرثیہ ۲) کربلاًی مرثیہ</p>	<p>7) مرثیہ کے کہتے ہیں؟ جواب: مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں مرحوم کی تعریف کی جاتی ہے۔</p>
<p>10) مرثیے عموماً کس ہیئت میں لکھے جاتے ہیں۔ جواب: مرثیے عموماً مسدس کی ہیئت میں لکھے جاتے ہیں۔ مسدس کے ہر بند میں چھ مصروف ہوتے ہیں۔</p>	<p>9) کربلاًی مرثیہ کے کہتے ہیں؟ جواب: کربلاًی مرثیہ میں حضرت امام حسینؑ، ان کے عزیزوں اور رفقاء کی شہادت کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔</p>
<p>12) کے الفاظ کا بادشاہ کہا جاتا ہے؟ جواب: میرانشیں کو الفاظ کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔</p>	<p>11) شخصی مرثیہ کے کہتے ہیں؟ جواب: شخصی مرثیہ میں کسی وفات پانے کے لئے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں۔</p>
<p>14) رباعی کس لفظ سے مشتق ہے؟ جواب: رباعی عربی زبان کے لفظ ”ربع“ سے مشتق ہے۔</p>	<p>13) رباعی کے کہتے ہیں؟ جواب: رباعی سے ہر چار مصروف والی نظم کو کہتے ہیں۔</p>
<p>16) رباعی کے کم مصروف میں ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے؟ جواب: رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصروف میں ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے۔</p>	<p>15) رباعی کے کس مصروف میں ردیف اور قافیہ کا استعمال نہیں ہوتا ہے؟ جواب: رباعی کے تیسرا مصروف میں ردیف اور قافیہ کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔</p>
<p>18) اردو شاعری کی مشہور و مقبول صنف کوئی ہے؟ جواب: غزل اردو شاعری کی مشہور و مقبول صنف ہے۔</p>	<p>17) رباعی کا کونسا مصروف حاصل کلام ہوتا ہے؟ جواب: رباعی کا چوتھا مصروف حاصل کلام ہوتا ہے۔</p>
<p>20) مطلع کے کہتے ہیں؟ جواب: غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصروف میں ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے۔</p>	<p>19) غزل کے کہتے ہیں؟ جواب: غزل وہ منظم کلام ہے جس کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔</p>
<p>22) بیت الغزل یا شاہ بیت کے کہتے ہیں؟ جواب: کبھی کبھی غزل کے دوسرے شعر کے دونوں مصروف میں بھی ردیف اور قافیہ کا استعمال ہوتا ہے۔</p>	<p>21) حسن مطلع کے کہتے ہیں؟ جواب: کبھی کبھی غزل کے سب سے اچھے اور عمدہ شعر کو شاہ بیت کہتے ہیں۔</p>
	<p>23) مقطع کے کہتے ہیں؟ جواب: غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔</p>

علمِ عروض

<p>2) ارکان کے کہتے ہیں؟ جواب: وہ علم جس سے شعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ اسے علم عروض کہتے ہیں۔</p>	<p>1) علمِ عروض کے کہتے ہیں؟ جواب: وہ علم جس سے شعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ اسے علم عروض کہتے ہیں۔</p>
<p>4) بھر کی کتنی فرمیں ہیں اور کونسی ہیں؟ جواب: بھر کی دو فرمیں ہیں۔ ۱) مفرد بھر ۲) مرکب بھر</p>	<p>3) بھر کے کہتے ہیں؟ جواب: ارکان کی تکرار سے جب کوئی خاص وزن پیدا ہوتا ہے اسے بھر کہتے ہیں؟</p>
<p>6) مرکب بھر کے کہتے ہیں؟ جواب: دو یا دو سے زیادہ ارکان کی تکرار سے بننے والی بھر کو مرکب بھر کہتے ہیں۔</p>	<p>5) مفرد بھر کے کہتے ہیں؟ جواب: ایک ہی رکن کی تکرار سے بننے والی بھر کو مفرد بھر کہتے ہیں۔</p>

اقسام صنائع وبدائع

2) تلحیح:- کلام میں کسی مشہور واقعہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرنے کو ”تلحیح“ کہتے ہیں۔ تلحیح کے الفاظ بظاہر مختصر ہوتے ہیں۔ لیکن اس پیچھوہ پورا واقعہ یا قصہ ہوتا ہے۔ جس کی طرف شاعر اشارہ کرنا چاہتا ہے۔ اس پورے قصہ کو جانے بغیر نہ تو شعر کا مطلب بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اور نہ ہی شعر کے اندر لائی گئی صنعت تلحیح کا پورا پورا الفاظ اٹھایا جاسکتا ہے۔

مثال:- ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

نامنہ دو کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچالیا تو نہ

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کے رہنماء کرے کوئی

حضر

4) تشییہ:- دو یادو سے زیادہ چیزوں کو ایک معنی میں شریک کرنا تشییہ کہلاتا ہے۔

یا

کسی چیز کو کسی چیز کے مشابہ یا ہم شکل قرار دینا۔

مثال:- ۱) خالد شیر کی مانند ہے۔ ۲) چاند سا چہرہ۔ ۳) پتھر جیسا دل۔

ارکان تشییہ پانچ ہیں۔ ۱) مشبه ۲) مشبه ۳) حرف تشییہ ۴) وجہ شبہ

۵) غرض تشییہ

ناز کی اس کے لب کی کیا کہیئے
پنکھڑی اک گلاب کی ہی ہے

ہستی اپنی حباب کی ہی ہے
ینماش سراب کی ہی ہے

1) صنعتِ تضاد یا طلاق:- شعر کے ایک ہی یادوں مصروعوں میں ایسے الفاظ کالانا تلحیح“ کہتے ہیں۔ ”صنعتِ تضاد“ کہتے ہیں۔ جو آپس میں متفاہ ہوں اسے ”صنعتِ تضاد“ کہتے ہیں۔

مثال:-

تو نغمہ حیات سے گھبرانہ اے جتر

ایسی ہی کوئی شام ہے جس کی سحرنہ ہو

دن کا کیا ذکر تیر مختوقوں میں

دن X رات، آئی X گئی

اک رات آئی اک رات گئی

در دمّت کش دوانہ ہوا

میں نہ اچھا ہوانہ برا ہوا

قید حیات و بند غم، اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی نغم سے نجات پائے کیوں

موت X حیات

3) صنعتِ تجھیں:- تجھیں کے لغوی معنی ہیں۔ ”ایک جیسا“ یا ”یکساں“۔ جس سے مراد ہے۔ کلام میں ایسے الفاظ کالانا جو بظاہر ایک جیسے ہوں۔ لیکن معنی کے اعتبار میں مختلف ہوں۔

مثال:- ۱) تمہاری ماگنگ ہی دل ماگنگ لے گی

یہ چوٹی کس لئے پیچھے پڑی ہے

ماگنگ:-

2) کہا دل نے میرے دیکھی جو وہ ماگنگ

کہ ہے یہ رات آدمی کچھ عاماگنگ

ماگنگ:-

3) تری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو

کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

کیا:-

کیا:-

(6) صنعت تکرار:- جس شعر میں کسی لفظ کی تکرار پائی جاتی ہے۔ تو اسے صنعت تکرار کہتے ہیں۔

اصغر سے ملے لیکن اصغر کو نہیں دیکھا
اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہیں

(5) استعارہ:- استعارہ لفظ ”مستعار“ سے بنا ہے۔ جس کے معنی ہوتے ہیں۔ ”ادھار لینا“ لیکن اصطلاح میں کسی لفظ کو اس کے اصلی معنی کے علاوہ دوسرے کسی معنی میں استعمال کرنے کو ”استعارہ“ کہتے ہیں۔ ان دونوں معنوں کے درمیان اگر تشبیہ لگاؤ ہے تو وہ استعارہ کہلانے گا۔

شعر میں استعارہ اس لفظ کے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

چھوٹے سے چنان لیز ہے خلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے نل بابکبھی گہن سے

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کا نپ رہا ہے
رن ایک طرف، چرخ، کہن کا نپ رہا ہے